REGD. NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ چہارشنبہ

خطبہ نمبر ۲۳ — ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ — ایک نئے پیسے (سابقہ) — ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ — ۱۴ احسان ۱۳۴۰ ہش — ۱۴ جون ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۳۵

پاکستان اقتصادی امداد کیلئے اب دوسرے ملکوں کی طرف رجوع کرے گا

صورتحال پر غور کیلئے اقتصادی کونسل کا اجلاس ۱۷ جون کو ہو رہا ہے۔

راولپنڈی ۱۳ جون۔ پاکستان کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں امریکہ اور دوسرے مغربی ملکوں کے خلاف برہمی کا اظہار کیا جا رہا ہے کیونکہ امریکہ کی قیادت میں واشنگٹن میں ۶ ملکوں اور دو عالمی اداروں کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس میں دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے پاکستان کی ضروریات کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستان اب اقتصادی امداد حاصل کرنے کے لئے دوسرے ملکوں سے رجوع کرے گا۔ پاکستان کو توقع تھی کہ اس کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے گا لیکن تمام توقعات کے برعکس امریکہ اور دوسرے مغربی ملکوں نے پاکستان کی بجائے بھارت کو وسیع پیمانے پر اقتصادی امداد دینے کا مستحق خیال کیا۔ پاکستان نے پہلے سال کے لئے نوے کروڑ ڈالر امداد طلب کی تھی لیکن اسے صرف ۳۲ کروڑ ڈالر دی گئی جبکہ بھارت کو جو اس کے مقابلہ میں بہت زیادہ ترقی یافتہ ہے ۱ سوا ارب ڈالر امداد دی گئی۔ مزید ڈیڑھ ارب کا وعدہ اس کے علاوہ ہے۔ باخبر حلقوں نے اس بات کی پُرزور تردید کی ہے کہ پاکستان اپنے منصوبوں کی اہمیت ثابت نہیں کر سکا تھا۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ مغربی حلیفوں کے یاد رہے طرز عمل کے باوجود پاکستان کسی بھی اہم منصوبے کو ترک نہیں کرے گا۔ نہ ہی اخراجات میں کمی کرے گا۔

دریں اثناء قومی اقتصادی کونسل جس کا ۱۷ جون کو مری میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہو رہا ہے) پاکستان کے دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے لئے متوقع ۵۰ کروڑ ڈالر کی بجائے صرف ۳۲ کروڑ ڈالر کی امداد کے وعدہ سے پیدا شدہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرے گی۔ خیال ہے کہ کونسل تیرہ کروڑ ڈالر کی کمی کو پورا کرنے کے اقدامات کا جائزہ لے گی۔ باخبر حلقوں نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا ہے کہ ان میں سے ایک اقدام یہ ہو سکتا ہے کہ امداد دینے والے ملکوں اور عالمی اداروں سے درخواست کی جائے کہ وہ پروگرام سے قبل ہی اپنا مجوزہ اجلاس منعقد کریں۔ ان حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان کسی اہم منصوبے کو ترک نہیں کرے گا۔ نہ ہی کسی منصوبے کے اخراجات کو کم کرے گا۔ بلکہ امداد حاصل کرنے کے دوسرے ذریعے تلاش کریگا۔

تصفیۂ کشمیر کے بغیر پاکستان و ہندوستان میں خوشگوار تعلقات ممکن نہیں

وزیر امور کشمیر مسٹر اختر حسین کا اعلان

کوئٹہ ۱۳ جون۔ وزیر امور کشمیر مسٹر اختر حسین نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کشمیر کے عوام کو حق خود اختیاری دلانے کے لئے کسی بھی تدبیر سے گریز نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس وقت تک پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار تعلقات کا کوئی امکان نہیں۔ مسٹر اختر حسین نے جو اقلیتوں کے وزیر بھی ہیں کہا کہ پاکستان میں اقلیتوں کو بنیادی حقوق حاصل ہیں جو اسلام کی روایات کے مطابق انہیں ملنے چاہئیں۔ اور وہ امن چین سے زندگی بسر کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لیاقت نہرو معاہدہ کے بعد گزشتہ دس سال کی مدت میں پاکستان میں فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ مسٹر اختر حسین نے تعلیم کو فروغ دینے کے منصوبوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

کوئٹہ ۱۳ جون۔ تعلیم اور سائنسی تحقیقات کے وزیر مسٹر اختر حسین تعلیم کے متعلق ۲۲ دسمبر بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ

ربوہ سے بخیریت نخلہ پہنچ گئے

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

نخلہ ۱۲ جون بوقت ۱ بجے دوپہر

حضور معہ خدام ساڑھے چھ بجے صبح ربوہ سے روانہ ہو کر ½۹ بجے بخیر و عافیت نخلہ پہنچ گئے۔ سفر بفضلہ تعالیٰ آرام سے گزرا۔ حضور کی کار میں کولر کا انتظام تھا۔ اس وقت بھی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

امیر مقامی

ربوہ ۱۲ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ جون کو نخلہ روانہ ہونے سے قبل اپنی عدم موجودگی میں ربوہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

محلہ دارالبرکات میں تربیتی اجلاس

کل مورخہ ۱۴ جون بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالبرکات میں ہمارے امریکن نو مسلم دوست مسٹر ظفر احمد ولیم

Why I believe in Islam

کے موضوع پر اور گھانا سے آنے والے افریقی دوست مسٹر عبدالرحیم نیر

The Preaching of Islam in Ghana *

کے موضوع پر تقاریر فرمائیں گے۔ اہل ذوق اور انگریزی دان دوستوں سے شمولیت کی درخواست ہے۔ تقریروں کے بعد اردو میں ان کا خلاصہ بھی بیان کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

خاکسار ضیاء الدین ارشد
صدر محلہ دارالبرکات ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ و الوداع کی تقریب

ربوہ ۱۳ جون۔ کل شام مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے بعض مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس میں مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد کو جو حال ہی میں ساڑھے تین سال کے بعد نائیجیریا سے واپس تشریف لائے ہیں۔ ان کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہا گیا۔ اور مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب، مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب اور مکرم عبدالقدیر صاحب شاہد کو جو عنقریب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبۂ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اُسی پر توکل کرو کہ تمہاری تمام مشکلات کا یہی واحد علاج ہے

تم خدا تعالیٰ سے اُس کا فضل اور رحم طلب کرو اور اس سے سچا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ رجولائی ۵۲ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

شاید ۱۹۱۳ء کی بات ہے جبکہ میں شملہ گیا ہوا تھا۔ وہاں میں نے

ایک رؤیا دیکھا

کہ گویا مجھے کسی کام پر مقرر کیا گیا ہے یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آیا اللہ تعالیٰ نے وہ کام میرے سپرد کیا تھا یا اس کے کسی فرشتے نے اس کام پر مجھے مقرر کیا۔ ممکن ہے اس وقت یہ چیز میرے ذہن میں ہو مگر اس وقت نہیں۔ بہرحال کسی بالا ہستی نے میرے سپرد ایک کام کیا اور اس کام پر روانہ ہونے وقت مجھے یہ نصیحت کی۔ کہ جس کام کے لئے تمہیں بھجوایا جا رہا ہے اس کے رستہ میں تمہیں بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں گی۔ چاروں طرف سے تمہیں ڈرانے اور دھمکانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور لوگ تمہیں تمہارے اصل مقصد سے غافل رکھنے کی کوشش کریں گے مگر تم ان کی طرف کوئی توجہ نہ کرنا اور سیدھے چلتے چلے جانا۔ پھر یہ بھی کہا کہ تمہاری توجہ کو پھیرانے کے لئے یہ مشکلات کئی شکلوں میں آئیں گی۔ کبھی وہ غیر مرئی ہوں گی اور کبھی مرئی ہونگی۔ کبھی وہ ڈرانے والی شکلوں میں تمہارے سامنے آئیں گی اور کبھی یونہی آوازیں سنائی دیں گی مگر تم ان کی پرواہ نہ کرنا اور یہی کہتے چلے جانا کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

چنانچہ میں اس کام کے لئے روانہ ہو گیا ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ ایک بھاری جنگل رستہ میں آ گیا۔ اور ایک دشوار گزار پہاڑی رستہ سے مجھے گزرنا پڑا۔ میں ایک پگ ڈنڈی پر جا رہا تھا کہ مجھے اپنے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے سے مختلف قسم کی آوازیں آنے لگیں اور مجھے مختلف طریق سے اپنے مقصد سے پھیرانے لگیں کبھی وہ مجھے دوستانہ رنگ میں بلاتی تھیں اور کبھی دشمنی کے رنگ میں بلاتی تھیں کئی دفعہ مجھے بلانے والے نظر نہیں آتے تھے اور کبھی ڈرانے والی چیزیں مجھے نظر آتی تھیں کبھی شیر کی شکل ہوتی تھی تو انسان کا دھڑ ہوتا تھا کبھی انسان کی شکل ہوتی تھی تو شیر کا دھڑ ہوتا تھا۔ کبھی انسان کا منہ ہوتا تھا اور گدھے کا جسم ہوتا تھا اور کبھی گدھے کا منہ ہوتا تھا اور انسان کا جسم ہوتا تھا کبھی خالی سر پھرتے نظر آتے تھے اور کبھی خالی دھڑ باتیں کرتے ہوئے نظر آتے تھے غرض جب چاروں طرف اسی قسم کے نظارے نظر آتے اس پر میں کہتا خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اور جب میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتا تو ڈرانے والی چیزیں سب غائب ہو جاتیں۔ اگر وہ آوازیں غیر مرئی ہوتی تھیں تو بند ہو جاتیں اگر خالی دھڑ ہوتے تو غائب ہو جاتے مگر تھوڑی دور چل کر پھر اور شکلیں ظاہر ہو جاتیں لیکن جب میں پھر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتا تو وہ سب غائب ہو جاتیں پھر ایک نیا فتنہ کھڑا ہوتا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ فتنہ غائب ہو جاتا۔ پھر ایک نیا فتنہ کھڑا ہوتا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ بھی مٹ جاتا۔ یہاں تک کہ میں سفر طے کر کے منزل مقصود تک پہنچ گیا یہ چالیس سال پہلے کی خواب ہے جس میں درحقیقت ان آنے والی مصیبتوں اور مشکلات کا علاج بتایا گیا تھا جو ازل سے خدا کی طرف سے جماعت احمدیہ کے لئے مقدر ہیں

اس خواب کے کئی پہلو

متفرق اوقات میں پورے ہو کر جماعت کیلئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے اور اب تک ہو رہے ہیں ہماری جماعت پر اس قدر مصائب اور ابتلاء آئے اور آتے رہے کہ ہر وقت سمجھا گیا۔ کہ یہ جماعت ختم ہو گئی ہے لیکن ہر فتنہ کے بعد دنیا نے یہی دیکھا کہ احمدیت پہلے سے بھی زیادہ مضبوطی سے قائم ہے آپ لوگوں نے بارہا دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے شدید مخالفتوں کے باوجود جماعت کو بڑھایا اور جس چیز کی اس نے پہلے سے خبر دیدی تھی اس کو ہمیشہ پورا کیا۔ اتنے واضح نشانات دیکھنے کے بعد بھی اگر ہماری جماعت کبھی متردّد ہو تو اس کو یقین دلانے کا کیا ذریعہ ہو سکتا ہے ہمیں بتایا گیا ہے کہ مشکلات آئیں گی اور مختلف شکلوں اور مختلف اوقات میں آئیں گی اور پھر بتایا گیا ہے کہ اس کا یہ علاج نہیں کہ تم فساد کرنے لگ جاؤ بلکہ اس کا علاج صرف ایک ہی ہے کہ

تم خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرو

اور اس کی مدد اور اس کا فضل اور رحم مانگو مخالفین کے منصوبوں اور ان کی کوششوں کا علاج یہ نہیں کہ تم بھی منصوبے کرو بلکہ اس نے ان کا جو علاج مقرر کیا ہے وہ کرتے چلے جاؤ اور "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے چلے جاؤ۔ جب تم سچے دل سے یہ کہو گے کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" تو سب مشکلات دور ہو جائیں گی یہ اتنا مجرّب شدہ نسخہ روحانی جماعتوں کا ہے کہ اس کیلئے کسی رؤیا کی ضرورت نہیں۔ گو رؤیا و حضرت تعالیٰ نے اسے دینی نشان کو تازہ کرنے کے لئے دکھایا ہے ورنہ

یہ سنت اللہ ہے

کہ جب بھی خدا تعالیٰ کے مامورین مرسلین اور اس کے نیک اور بزرگ بندے دنیا میں آئے تو ان کی ہمیشہ ہی مخالفت ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الا کانوا بہٖ یستھزءون۔ ہائے افسوس ان بندوں پر کہ کبھی بھی کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا کہ جس سے لوگوں نے ہنسی اور مذاق نہ کیا ہو۔ لوگ ان چیزوں اور دعووں پر جو غلط ہوتے ہیں ٹھٹھا اور مذاق نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

. . . .

لوگ جھوٹ بولیں۔ کسی کو اپنا معبود بنا لیں۔ کسی کو خدا تعالیٰ کا نام دے دیں۔ کسی کو شارع سمجھ لیں۔ ان کی مخالفت نہیں ہوتی لیکن تم سچے ہو کر انسان ہونے کا دعویٰ بھی کرو تو لوگ تمہاری مخالفت کریں گے۔ کیونکہ سچ کی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے اور قرآن کریم نے بتایا ہے کہ جب بھی نبیوں یا ان کے متبعین پر مصائب آئے

ان کا علاج یہی تھا

کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے۔ خدا تعالیٰ کی طرف انہوں نے توجہ کی اور اس سے مدد مانگی۔ آخر ایک دن خدا تعالیٰ کی مدد آئی اور وہی مخالفتیں جو لوگ کر رہے تھے ان کے لئے کھاد کا کام دے گئیں اور جماعت کے ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کا وقت آ گیا اسلامی تاریخ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگوں کے ساتھ بھی ایسے بہت سے واقعات گزرے ہیں۔ مثلاً خواجہ نظام الدین صاحب اولیاءؒ کے متعلق ہی

تاریخ میں ایک واقعہ

بیان ہوا ہے کہ دہلی کے بہت سے لوگ آپ کے مرید تھے اور بعض بارسوخ لوگ بھی آپ کے مریدوں میں شامل تھے۔ بعض دشمنوں نے بادشاہ کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کیا کہ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب باغی ہیں اور ایک دن آپ کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں گے آہستہ آہستہ بادشاہ ان کی باتوں سے متاثر ہو گیا۔ بادشاہ ان دنوں ایک مہم پہ جانے والا تھا۔ وہ کہنے لگا اس مہم سے فارغ ہو جاؤں تو ان کا فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ وہ مہم پہ چلا گیا۔ بعض مریدوں نے حضرت خواجہ نظام الدین صاحب رضی کے کانوں میں بھی یہ بات ڈال دی کہ بعض حاسدوں نے آپ کے متعلق بادشاہ کے دل میں یہ شبہ ڈالا ہے کہ آپ حکومت کے باغی ہیں۔ اور اب بادشاہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سفر سے واپس آ کر آپ کو سزا دے گا۔ اس کا کوئی علاج کرنا چاہیئے اور بادشاہ کے درباریوں کو سمجھا کر اس بات پر تیار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ بادشاہ کو حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ خواجہ نظام الدین اولیاء نے فرمایا ہم نے کچھ نہیں کیا۔ ہم اس کا کیا علاج کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ مگر چونکہ مرید گھبرائے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ بار بار خواجہ صاحب کے پاس آتے۔ اور کہتے کہ حضور اس طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ بادشاہ نے کہا ہے کہ مہم سے فارغ ہونے کے بعد وہ کوئی نہ کوئی کارروائی کرے گا۔ مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ ہمارے اختیار میں کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ ہم صرف یہی کر سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ آخر بادشاہ مہم سے کامیابی کے ساتھ لوٹا۔ اور جب دہلی میں خبر آئی کہ بادشاہ مہم کو سر کرنے کے بعد دہلی واپس آ رہا ہے۔ تو وہ پھر حضرت خواجہ صاحب کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ بادشاہ واپس آ رہا ہے۔ بہتر ہے کہ اس کے منہ چڑھوں سے اس کے پاس سفارش کرائی جائے۔

حضرت خواجہ نظام الدین صاحب نے فرمایا۔ ہنوز دلی دور است۔ ابھی دلی بہت دور ہے۔ گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ابھی تو بادشاہ پڑاؤ کرتے آ رہے تھے جب بادشاہ کچھ فاصلہ پر اور آگے آ گیا۔ تو حضرت خواجہ نظام الدین صاحب اولیاءؒ کے مرید پھر آپ کے پاس گئے۔ اور عرض کیا بادشاہ دہلی کے اور قریب آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "ہنوز دلی دور است۔ ابھی دلی بہت دور ہے۔ آخر وہ نصف فاصلہ طے کر آیا۔ پھر وہ دو تہائی فاصلہ طے کر آیا۔ پھر ایک چوتھائی فاصلہ پر پہنچ گیا۔ ہر دفعہ مرید حضرت خواجہ صاحب کے پاس پہنچتے لیکن آپ یہی فرماتے کہ ہنوز دلی دور است ابھی دلی بہت دور ہے۔ آخر وہ دن آ گیا جب بادشاہ کو شام کے قریب دلی سے پاس پہنچنا تھا۔ اس وقت یہ قاعدہ تھا کہ بادشاہ جب سفر سے واپس لوٹتے۔ تو صدر مقام کے قریب رات کو قیام کرتے۔ اور صبح کو شہر میں جلوس کی صورت میں داخل ہوتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی یہ سنت تھی۔ بادشاہوں نے شہر کے باہر کچھ محلات بنائے ہوتے تھے جب بھی سفر سے واپس لوٹتے۔ تو رات کو ان محلات میں قیام کرتے۔ تا لوگ ان کے استقبال کے لئے مناسب تیاری کر لیں بادشاہ اس قاعدہ کے مطابق شہر کے باہر کچھ فاصلہ پر ٹھہر گیا۔ ولیعہد کی طرف سے بادشاہ کو

ایک پر تکلف دعوت دی گئی

مرید حضرت نظام الدین صاحب اولیاء کے پاس آئے اور عرض کی۔ حضور اب تو بادشاہ شہر کے بالکل قریب آ گیا ہے۔ اور صبح شہر میں داخل ہو جائے گا۔ آپ نے پھر یہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است۔ رات کو بادشاہ کے اعزاز میں اور مہم کو کامیابی سے سر کرنے کے سلسلہ میں خوشی کا اظہار کرنے کے لئے جشن منایا گیا۔ اور اس کا انتظام محل کی چھت پر کیا گیا۔ شاید گرمی کا

موسم تھا۔ جس کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔ بہر حال

بادشاہ کی مقبولیت

کی وجہ سے لوگوں نے اس قدر دعوت نامے لئے کہ چھت گر گئی۔ اور بادشاہ اس چھت کے نیچے دب کر ہلاک ہو گیا۔ پس بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنا فضل اس رنگ میں بھی نازل کرتا ہے۔ لیکن کبھی وہ مخالفین کے دلوں کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔ اور وہ ایمان لا کر متبعین میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ یعنی جو بات بھی وہ میرے دل میں ڈالتا ہے۔ وہ ہدایت کی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ جب آپ ایک جنگ سے واپس لوٹے تو ایک شخص جس کا بھائی ایک جنگ میں مارا گیا تھا۔ اور اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے بھائی کا بدلہ لے گا! وہ آپ کے ساتھ آیا۔ اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے بھائی کے بدلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرے گا۔ صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اکیلا نہیں رہنے دیتے تھے۔ وہ شخص کئی منزلیں آپ کے ساتھ ساتھ آیا۔ لیکن وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکا۔ ہر گھڑی اس نے صحابہ رضی کو آپ کی حفاظت کرتے ہوئے پایا۔

جب قافلہ مدینہ کے قریب پہنچا

تو صحابہؓ سے کچھ غفلت ہوئی۔ انہوں نے خیال کیا کہ ... [illegible]

کا نہیں۔ اس لئے وہ باغ میں ادھر ادھر پھیل گئے اور سو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ لیٹ گئے اور صحابہ رضی نے پہرہ کی کوئی ضرورت نہ سمجھی۔ انہیں کیا پتہ تھا کہ دشمن چوری چوری ساتھ آیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے تھے کہ وہ شخص آپ کے پاس آیا۔ اس نے آپ کی تلوار اٹھائی۔ اسے میان سے باہر نکالا اور آپ کو جگا کر کہا میں فلاں شخص ہوں۔ آپ کے ساتھیوں نے میرے بھائی کو مارا ہے۔ میں اس کا

بدلہ لینے کے لئے

آپ لوگوں کے ساتھ ساتھ آیا ہوں۔ اب بتائیے آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی گھبراہٹ کے فرمایا۔ اللہ یعنی اللہ مجھے بچا سکتا ہے۔ یہ بظاہر ایک لفظ تھا۔ لیکن جو یقین اور وثوق اور ایمان اس کے پیچھے تھا اس نے اس پر ایسا اثر کیا۔ کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے وہ تلوار پکڑ لی۔ اور کھڑے ہو گئے اور فرمایا اب تم بتاؤ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ اس نے کہا حضور ہی رحم فرمائیں۔ تو میری جان بچ سکتی ہے ورنہ نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے میری زبان سے اللہ کا لفظ سنا اور پھر بھی نہ سمجھا کہ تمہیں اللہ ہی بچا سکتا ہے۔ میں نہیں بچا سکتا۔ پھر آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ اور وہ ایمان لے آیا۔ اب دیکھو وہ شخص آپ کا سخت مخالف تھا۔ اور آپ کو قتل کرنے کے لئے کئی منزلیں طے کر کے آیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ایماندار بنا دیا۔ غرض ایمانیات میں اس قسم کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ ایک شخص دشمن ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ اسے دوست بنا دیتا ہے اسی قسم کا

ایک اور واقعہ

بھی تاریخ میں آتا ہے۔ فتح مکہ کے بعد جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے لئے تشریف لے گئے تو دو ہزار کفار بھی لشکر میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمیں بھی اپنے لشکر میں شامل کر لیں۔ ہم وہاں اپنے جوہر دکھائیں گے۔ جب دشمن نے آپ پر حملہ کیا۔ تو ان سے برداشت نہ ہو سکا ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ پیچھے بھاگے ان کے بھاگنے کی وجہ سے مسلمانوں کے گھوڑے بھی بھاگ نکلے یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وقت میں صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ پھر ایک دلیلہ آیا

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مامورین اللہ کی مخالفت ضرور ہوتی ہے

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ امتحان خدا کی عادت ہے یہ خیال نہ کرو۔ کہ عالم الغیب خدا کو امتحان کی کیا ضرورت ہے؟ یہ اپنی سمجھ کی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ امتحان کا محتاج نہیں ہے۔ انسان خود محتاج ہے تا کہ اس کو اپنے حالات کی اطلاع ہو۔ اور اپنے ایمان کی حقیقت کھلے۔ مخالف رائے سن کر اگر مغلوب ہو جائے۔ تو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ قوت نہیں ہے جس قدر علوم و فنون دنیا میں ہیں بدوں امتحان ان کو سمجھ نہیں سکتا۔ خدا کا امتحان یہی ہے کہ انسان سمجھ جاوے کہ میری حالت کیسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مامورین اللہ کے دشمن ضرور ہوتے ہیں جو ان کو تکلیفیں اور اذیتیں دیتے ہیں۔ توہین کرتے ہیں۔ ایسے وقت میں سعید الفطرت اپنی روشن ضمیری سے ان کی صداقت کو پا لیتے ہیں۔ پس مامورین کے مخالفوں کا وجود بھی اس لئے ضروری ہے۔ جیسے پھولوں کے ساتھ کانٹے کا وجود ہے۔ تریاق بھی ہے تو زہریں بھی ہیں۔ کوئی ہم کو کسی نبی کے زمانہ کا پتہ دے۔ جس کے مخالف نہ ہوئے ہوں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام حصہ دوم)

تو بارہ آدمی بھی پیچھے دھکیل دیئے گئے۔ اس وقت ایک شخص جس کا نام غالباً ابوسفیان تھا (یہ ابوسفیان وہ شخص ہے جس کے پاس کعبہ کی کنجی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فتح مکہ کے بعد کعبہ کی کنجی اسی کے سپرد کی تھی اور نزکوں کے وقت تک اسی کی اولاد کے پاس کنجی چلی آئی ہے۔ اب پتہ نہیں ابن سعود کی حکومت نے وہ کنجی اس قبیلہ سے واپس لے لی ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص کعبہ کی زیارت کرنا چاہتا تھا تو اس سے کنجی لیتا تھا۔ اور زیارت کے بعد اُسے واپس کر دیتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ کعبہ کی زیارت کرنی چاہی تو اس سے کنجی لی اور زیارت کی) وہ بظاہر ایمان لے آیا تھا۔ لیکن

اس کی نیت یہ تھی

کہ اگر موقعہ ملا تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دے گا۔ وہ کہتا ہے میں بھی اس وقت قریب تھا اور اس تاک میں تھا کہ اگر موقعہ مل جائے تو آپ پر حملہ کر دوں۔ میں نے میدان خالی پایا تو آپ کے قریب پہنچا اور نیت کی کہ آپ پر حملہ کر دوں۔ لیکن مجھے دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ تو اس کے دل سے سارا بغض نکال دے۔ پھر آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھا اور دعا کی کہ اے اللہ تو اس کے دل سے سارا بغض نکال دے۔ یہ فقرہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا بجائے اس کے کہ میں آپ کو قتل کرنے آیا ہوں۔ آپ پر جان نثار کرنے آیا ہوں۔ میرے اندر محبت کا اتنا جوش پیدا ہوا کہ وہی تلوار جس سے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وار کرنا چاہتا تھا ہاتھ میں لے کر میں نے آپ کی سواری کے آگے آگے لڑنا شروع کیا اس وقت میرے اندر اتنا جوش تھا کہ خدا کی قسم کہ اگر اس وقت میرے سامنے میرا باپ بھی آجاتا تو میں تلوار سے اس کی گردن اڑا دیتا۔ دیکھو وہ شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے آیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر تبدیلی پیدا کر دی اور وہ ایمان لے آیا۔ پس

ایک ذریعہ یہ بھی ہے

کہ خدا تعالیٰ مخالف کو دوست بنا دیتا ہے۔ اور ایک ذریعہ وہ ہے جو حضرت خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء نے مخالف کے مقابلہ میں اختیار کیا گیا۔ اس بادشاہ کا مرنا خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء کے اختیار میں نہیں تھا۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے

کے ہاتھ میں تھا اور فرشتوں کی مدد سے ایسا ہوا۔ پس بعض دفعہ خدا تعالیٰ مخالف کو ہدایت دے دیتا ہے اور وہ دوست بن جاتا ہے اور بعض دفعہ وہ اسے مار دیتا ہے۔ ہمیں کسی خاص طریق کے مانگنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ دعا مانگنے کی ضرورت ہے کہ جو لوگ بھی مخالف ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ہم پر اپنا فضل نازل کرے۔ ہاں کوئی مخالف ایسا بھی ہوتا ہے جو شر میں بڑھ جاتا ہے اور اس کے لئے ہمیں بد دعا بھی کرنی پڑتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے بعض دشمنوں کیلئے بد دعا کی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنے بعض دشمنوں کے لئے بد دعا کی ہے۔ لیکن عام طور پر

ہمارا یہی اصول ہونا چاہئیے

کہ ہم کسی کے لئے بد دعا نہ کریں۔ بلکہ ہمیں اپنے مخالفین کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ آخر انہوں نے بھی ایمان لانا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارہ میں رہتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان کے نچلے حصہ میں تھے کہ ایک رات نچلے حصہ سے مجھے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِ زہ کی وجہ سے چلاتی ہے۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے کان لگا کر آواز کو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اے خدا طاعون پڑی ہوئی ہے اور لوگ اس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اے خدا اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ اب دیکھو طاعون وہ نشان تھا جس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ طاعون کے نشان کا حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں سے بھی پتہ لگتا ہے۔ لیکن جب طاعون آتی ہے تو وہی شخص جس کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے وہ آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ اگر یہ لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ پس مومن کو عام لوگوں کے لئے بد دعا نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ انہی کے بچانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اگر وہ ان کے لئے بد دعا کرے گا تو وہ بچائے گا کس کو

احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے

کہ وہ اسلام کو بچائے۔ احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بچائے اور ان کی عظمت انہیں واپس دلائے۔ بنو عباس اور بنو امیہ کے زمانہ میں مسلمانوں کو جو

شوکت اور عظمت حاصل تھی آج وہی شوکت اور عظمت احمدیت مسلمانوں کو دینا چاہتی ہے مگر ساتھ ہی وہ یہ بھی چاہتی ہے کہ بنو عباس اور بنو امیہ کی خرابیاں ان میں نہ آئیں پس جن لوگوں کو اعلیٰ مقامات پر پہنچانے کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے ان کے لئے ہم بد دعا کیسے کر سکتے ہیں۔ آخر تم سے زیادہ خدا تعالیٰ کی غیرت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں فرمایا ہے۔

> اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
> کاخر کنند دعویٰ حبِّ پیمبرم

اس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کو مخاطب کرتے ہوئے آپ کے منہ سے کہلاتا ہے کہ اے میرے دل تو ان لوگوں کے خیالات جذبات اور احساسات کا خیال رکھا کرتا ان کے دل میلے نہ ہوں۔ یہ نہ ہو کہ تو تنگ آکر بد دعا کرنے لگ جائے۔ آخر ان کو تیرے رسولؐ سے محبت ہے اور وہ اسی محبت کی وجہ سے جو انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے تجھے گالیاں دیتے ہیں

یہی اصل چیز ہے

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے ایک حصہ نا واجب مخالفت کر رہا ہے۔ لیکن ایک حصہ محض ان کے جال میں پھنس گیا ہے اس لئے وہ ہماری مخالفت کرتا ہے۔ گویا ان کی مخالفت ہمارے آقا کی محبت کی وجہ سے ہے۔ جب ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ ہم رسول کریمؐ سے محبت کرنے والے ہیں تو وہ کہیں گے کہ یہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے والے ہیں ان کی مدد کرو۔ یہ دن ضرور آئے گا۔ آخر یہ غلط فہمیاں کب تک جائیں گی۔ ایک انگریز مصنف نے لکھا ہے کہ تم ساری دنیا کو چند دن کے لئے دھوکہ دے سکتے ہو۔ تم کچھ لوگوں

کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ دے سکتے ہو۔ لیکن تم ساری دنیا کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ سو فیصدی لوگ چند دن کے لئے گمراہ ہو جائیں یا دس آدمی ہمیشہ کے لئے گمراہ ہو جائیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ساری دنیا ہمیشہ کے لئے گمراہ ہو جائے حقیقت یہ ہے کہ سچائی آہستہ آہستہ کھل جاتی ہے۔ آخر تم کہاں سے آئے ہو۔ پیدائشی احمدیوں کو جانے دو باقی وہی ہیں جو احمدیوں کو گالیاں دیتے تھے۔ مجھے کئی لوگ ایسے ملتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم آپ کو قتل کرنے آئے تھے پھر ایمان لے آئے۔ آخر انہی لوگوں میں سے تم آئے ہو۔ یہ تغیر خدا تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے۔ جس خدا نے تمہارے اندر یہ تغیر پیدا کیا ہے اُسے طاقت حاصل ہے کہ ان لوگوں کے اندر بھی تغیر پیدا کر دے پس

خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرو

اور آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ تم اپنے نفسوں پر توکل نہ کرو تمہارا توکل محض خدا پر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ انسان بے وفا ہوتا ہے انسان ڈرپوک ہوتا ہے اور وہ بسا اوقات ڈر کے مارے سچائی کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ کے سامنے جاؤ۔ اُسے طاقت بھی حاصل ہے اور وہ بے وفا بھی نہیں۔ وہ جب دیکھتا ہے کہ اس کے بندوں کی بلاوجہ مخالفت ہو رہی ہے تو اس کی غیرت بھڑک اٹھتی ہے اور جب مخالف کہتا ہے کہ ہم نے اپنے حریف کو مار دیا تو وہ مرے ہوئے انسان میں نئی طاقت اور نئی زندگی پیدا کر دیتا ہے اور وہ آدم کی طرح تمام دنیا پر چھا جاتا ہے ۔

درخواست دعا: میرا چھوٹا بھائی ادریس محمود ایک ہفتہ سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نعیم رحمن لائلپور سول کوارٹرز ۵ لائلپور)

قربانی کے لئے میدان میں آگے بڑھو

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

"مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ وہ جتنی قربانی کرتا ہے اتنا ہی اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے ہر وہ شخص جس نے تحریک میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنا وعدہ زیادہ عمدگی سے ادا کرے اور وعدے کو جلد از جلد پورا کرے"

جو دوست نصف سال گذر جانے کے باوجود ابھی تک اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے وہ توجہ فرمائیں کہ ان کا مقدس امام ان سے کیا چاہتا ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

(الفضل کے وقائع نگارِ خصوصی کے قلم سے)

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی تربیتی کلاس اور اس کا پاکیزہ ماحول

دینی شوق، نیک کاموں میں مسابقت، حسنِ انتظام اور نظم و ضبط کا خوشکن مظاہرہ

(۱)

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس جو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں ۷ مئی سنہ ۶۱ء سے شروع ہو کر دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں ۲۱ مئی سنہ ۱۹۶۱ء تک جاری رہی ہر لحاظ سے ایک معیاری کلاس تھی۔ خدام کی ایک خاصی تعداد نے اس سے صحیح رنگ میں استفادہ کیا اور وہ دلی شوق کے ساتھ دینی علوم کی تحصیل اور عبادتِ الٰہی میں مصروف رہے۔ پھر اس موقع پر حسنِ انتظام اور نظم و ضبط کا بھی ایک ایسا مظاہرہ دیکھنے میں آیا جو ہر لحاظ سے قابلِ تعریف و قابلِ ستائش تھا۔

کلاس ۲۸ طلبہ پر مشتمل تھی۔ ان طلبہ نے دو ہفتہ تک ہمہ وقت مسجد میں ہی رہ کر دینی کتب اور مخصوص عبادتوں کا مقررہ کورس مکمل کیا۔ ان میں پشاور شہر اور پشاور کینٹ کے ۱۵ خدام اور دیگر شہروں میں سے بہاولپور، لاہور، راولپنڈی، مردان، نوشہرہ، کوہاٹ، صوابی، شیخ محمدی، اور بازید خیل کی مجالس خدام الاحمدیہ کے ۱۳ اراکین شامل تھے علاوہ ازیں مقامی مجلس کے دوسرے خدام بھی اپنی دن بھر کی مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد سہ پہر کو خاصی تعداد میں کلاس میں شامل ہوتے اور پھر نمازِ عشاء کے اختتام تک مسجد میں ہی رہ کر اہم علمی اور دینی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر سے استفادہ کرتے۔ مزید برآں مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پشاور اور دیگر انصار صاحبان بھی روزانہ بار بار اور بکثرت تشریف لا کر خدام کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ پھر یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کبھی ہوتی ضلع مردان سے پشاور تشریف لے آئے تھے خدام کو ان کے ارشادات اور قیمتی نصائح سے بھی مستفید ہونے کے مواقع بکثرت ملتے رہے۔ پھر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی ربوہ سے پشاور تشریف لائے اور آپ نے وہاں ۱۹ مئی سے ۲۲ مئی کی صبح تک تین دن مقیم رہ کر مختلف مواقع پر خدام سے خطاب فرمایا بالخصوص مورخہ ۲۰ مئی کی شام کو آپ نے تربیتی امور پر جو تقریر کی وہ بہت برجستہ اور پُر مغز تھی۔ اسی طرح مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب مجلس پشاور کی دعوت پر ۱۳ مئی کو ایک روز کے لئے سرگودہا سے پشاور تشریف لائے اور آپ نے اسلامی عبادات کے فلسفہ پر ایک نہایت ٹھوس اور پُر مغز تقریر فرمائی مؤخر الذکر ہر دو تقاریر میں خدام کے علاوہ جماعتِ احمدیہ پشاور کے احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور انہوں نے ان ایمان افروز تقاریر کو بہت توجہ اور انہماک سے سُنا۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ مقیم پشاور کے علاوہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ربوہ سے اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی نے راولپنڈی سے پشاور تشریف لا کر دو ہفتہ تک درس و تدریس کا فریضہ نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیا اور کلاس کا مقررہ کورس مکمل کرایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تربیتی کلاس کا افتتاح

تربیتی کلاس کا افتتاح مورخہ ۷ مئی کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں گیارہ بجے دن عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی دعوت پر قرب و جوار کی مجالس کے قائدین اور جماعتہائے احمدیہ کے امراء صاحبان نے بھی شرکت کی۔ کلاس کا افتتاح مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کے قائد مکرم محمد سعید احمد صاحب نے جو پشاور ڈویژن اور ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن کی مجالس خدام الاحمدیہ کے بھی قائد ہیں ایک پُر اثر خطاب سے فرمایا آپ نے قوموں کی زندگی میں نوجوانوں کے کردار اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی نیز قوموں کے عروج و زوال کے اسباب کو واضح کرنے کے بعد زوال کے اسباب سے بچنے اور عروج کے اسباب کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی آپ نے کہا کہ یہ تربیتی کلاس اسی مقصد کے پیشِ نظر جاری کی جا رہی ہے کہ تا اس میں شریک ہونے والے خدام احمدیت کی غرض و غایت کو سمجھیں اپنے آپ کو ان اخلاقِ فاضلہ سے متصف کریں کہ جن کی مدد سے یہ غرض و غایت پوری ہو سکے اور پھر اسلامی عبادات صحیح روح اور جذبے کے ماتحت بجا لائیں۔ تا ان میں قربِ الٰہی کے حصول کی لگن پیدا ہو اور وہ تائید و نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے والے بن سکیں۔ اور آگے چل کر اسلام کے بہترین خدمت گزار ثابت ہوں۔ آپ نے تربیتی کلاس میں شامل ہونے والوں کو دنیا سے منقطع ہوتے ہوئے دو ہفتہ تک دن رات مسجد میں ہی مقیم رہ کر خالص روحانی ماحول پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کے اس پُر اثر خطاب کے بعد مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پشاور نے دُعا کرائی۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا

تربیتی پروگرام اور اس کی تفصیلات

خدام کا تربیتی پروگرام روزانہ علی الصبح ۳ بجے سے شروع ہو جاتا تھا۔ پہلے سب مل کر نمازِ تہجد ادا کرتے۔ اور پھر فجر کی نماز تک ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کا درس ہوتا۔ بعد ازاں علیحدہ علیحدہ بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے بعدہٗ چند منٹ تک مسجد سے باہر قریب ہی گھاس کے کھلے میدان میں خدام ہوا خوری کی غرض سے چہل قدمی کرتے سات بجے صبح ناشتہ ہوتا جس کے بعد ۸ بجے سے باقاعدہ کلاسز شروع ہو جاتیں اور قرآن مجید باترجمہ، تفسیر، احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی شرح اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقررہ نصاب پڑھایا جاتا نیز اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اور عام دینی معلومات سے انہیں آگاہ کیا جاتا ظہر کی نماز اور دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے سوا کلاسز کا یہ سلسلہ عصر کی نماز تک جاری رہتا طلبہ تمام لیکچروں کے ساتھ ساتھ نوٹس تیار کرتے جاتے نمازِ عصر اور سہ پہر کی چائے کے بعد روزانہ کسی علمی اور تربیتی موضوع پر ایک نہایت فاضلانہ تقریر ہوتی جس میں کلاس کے طلبہ کے علاوہ جماعت کے انصار اور خدام بھی کثیر تعداد میں شریک ہوتے۔ عالمانہ اور فاضلانہ تقاریر کے اس نہایت مفید اور دلچسپ سلسلے میں جن علماء اور بزرگان نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان میں محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ مقیم پشاور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی اور بعض دوسرے احباب شامل تھے اس سلسلہ میں سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی عبادات کا فلسفہ، احمدی نوجوانوں کے دینی فرائض، حیاۃ الآخرۃ اور اسلام و احمدیت کے مخصوص عقائد پر نہایت ٹھوس اور پُر مغز تقاریر ہوئیں جو سامعین کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب بنیں۔

نمازِ مغرب کی ادائیگی اور کھانے سے فارغ ہو کر نمازِ عشاء ادا کی جاتی جس کے بعد کسی شب سلائیڈز کے ذریعے بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے مناظر نیز سائنسی ایجادات، صحت جسمانی اور امراض کے انسداد سے متعلق دستاویزی فلمیں دکھائی جاتیں۔ اس سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب نے امریکہ میں تبلیغِ اسلام، مسجد واشنگٹن نیز امریکہ میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کی متعدد تقریبات کے سلائیڈز دکھائے نیز خلائی تسخیر، اصفائی خوراک اور ملیریا کے انسداد سے متعلق دستاویزی فلم بھی دکھائے گئے جو امریکی محکمہ اطلاعات سے حاصل کئے گئے تھے اور نہایت درجہ مفید معلومات پر مشتمل تھے۔

بالعموم نمازِ عشاء کے بعد طلبہ کو شب باش ہونے کی اجازت دی جاتی اور وہ پانچ گھنٹے تک آرام کرنے کے بعد تین بجے شب پھر نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہو جاتے اور درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کا مقررہ پروگرام حسبِ معمول شروع ہو جاتا۔ طلبہ نے اس طرح دو ہفتہ کا یہ تربیتی عرصہ نہایت ذوق و شوق اور نظم و ضبط کے ساتھ علمِ دین حاصل کرنے میں گزارا۔

(باقی)

گمشدہ پین

میرا ایک پین (Parker) غلہ منڈی ربوہ میں کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(لطیف احمد عارف دار الرحمت وسطی)

درخواستِ دُعا

میرا لڑکا عزیز محمد ایوب عمر دو سال عرصہ ایک ماہ سے کالا کھانسی، چیچک اور بخار سخت بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکا ہے جملہ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

پیشگوئی مصلح موعود

۳

بڑا گروپ (۱۱ سال تا ۱۵ سال)

ربوہ

سیدہ مریم حنا ہفتم اے ۴۶/۵۰ اول
رضیہ سلطانہ پنجم ۱۹
امۃ القدیر ششم ۲۳
مبشرہ سلطانہ ہفتم ۴۵
امۃ الباری پنجم بی ۲۳
شاہدہ نجمہ ہفتم اے ۳۸
مسرت اسلام 〃 ۲۳
انیسہ باجوہ نہم اے ۳۲
مسرت جہاں ہفتم ۱۹
ناصرہ صدیقہ ششم ۲۱
امۃ البصیر پنجم اے ۱۸
بشیر اختر ششم اے ۲۷
ممتاز بیگم 〃 ۲۶
نسرین سلطانہ پنجم بی ۲۱
امۃ المنان نصرت ہفتم اے ۴۰
رشیدہ بشریٰ ششم سی ۱۷
نیک اختر ہفتم الف ۲۳
مبارکہ چہارم الف ۲۰
سیدہ منیرہ پنجم ۱۷
مسرت جہاں بشیر ششم سی ۱۷
سعیدہ ناصرہ پنجم بی ۳۷
امۃ الرشید ہفتم سی ۱۹

سرگودھا

نیر سلطانہ ششم ۲۶
شمیم انور پنجم ۲۵
امۃ الحق طاہرہ 〃 ۲۲

احمد نگر

امۃ الشکور ۳۱

راولپنڈی

امۃ الرشید ہشتم ۴۱
امۃ السلام ذکیہ 〃 ۳۶
امۃ الوحید ششم اے ۱۷
امۃ الرشید ہفتم ۲۸
منیرہ ندیم نہم اے ۳۸
فرحت حسین ہشتم ۲۲
سعیدہ بیگم ہفتم ۳۷
امۃ الکریم صدیقہ 〃 ۴۵ دوم
سرفراز اختر 〃 ۳۵
نصیرہ نور دہم ۴۰
نصیرہ نسرین 〃 ۴۱
زکیہ ریاض نہم ۴۲
زاہدہ ناہید دہم ۴۶

امۃ الباسط ہشتم ۲۹
نعیمہ پروین مرزا دہم ۲۰

سیالکوٹ

امۃ المتین زاہدہ ششم ۲۳
ممتاز بیگم ہفتم ۴۳
عصمت بشریٰ پنجم ۲۸
بشریٰ اختر ہفتم ۳۶
شمیم اختر 〃 ۲۷
تنویر اختر 〃 ۳۵
سیدہ امۃ الشفیق 〃 ۳۰
ناصرہ 〃 ۲۷
جمیلہ قریشی 〃 ۴۲
شاہدہ نسرین 〃 ۳۸
ساجدہ عصمت 〃 ۳۲
سیدہ روحی 〃 ۲۸
قمر بٹ 〃 ۲۶
ثریا خانم 〃 ۳۷
فہمیدہ بیگم 〃 ۲۳
صفیہ 〃 ۲۸
طاہرہ تبسم پنجم ۳۴
انیس محمد امین دہم ۳۷
ثریا بٹ 〃 ۲۳
نسیم اختر ششم ۱۹
پروین دہم ۴۱
ناصرہ پروین ششم ۱۷
عصمت پنجم ۲۰
سیدہ امۃ الرفیق نہم ۳۰
صغریٰ اعجاز دہم ۲۸
ماجدہ راحت ششم ۲۷
نجمہ اختر 〃 ۲۰
بشریٰ شمیم 〃 ۳۳
شمیم راٹھور 〃 ۲۵
رضیہ بٹ نہم ۳۰
زہرہ اختر ۴۳
سیدہ زرینہ بخاری ۳۶

بقیہ ربوہ

دردانہ نہم ۳۹
امۃ اللطیف 〃 ۳۹
طیبہ حمید 〃 ۲۹
صادقہ بیگم 〃 ۳۶
ساجدہ فضیلت 〃 ۳۰
تسنیم کوثر 〃 ۱۷
نعیمہ طاہرہ ہفتم ۳۵
امۃ العزیز فرحت ہشتم ۳۹
سعیدہ مغنم 〃 ۲۹
حلیمہ زاہدہ ہشتم ۳۸
جمیلہ نصرت ۴۱
صداقت ۲۷
محمودہ بیگم ششم ۱۷
امۃ الحفیظ خانم ہفتم ۱۷
امۃ الشکور 〃 ۱۸
رضیہ عبدالحق ۳۰
بشریٰ نہم ۱۷

منٹگمری

سعیدہ اختر ہشتم ۲۱
طیبہ کوثر 〃 ۴۰
تسلیم ایزد نہم ۲۸
نصرت جہاں ہفتم ۲۷
صدیقہ مریم ۳۰
قدسیہ نسرین ہفتم ۳۲
مبارکہ بشریٰ ہشتم ۲۸

لائلپور

مبارکہ سعید ہفتم ۲۶

کراچی

نور جہاں بشریٰ بیگم نہم ۳۴
مبارکہ طیبہ ہشتم ۴۲

صدیقہ ڈار ہفتم ۳۱
امۃ الودود کھوکھر نہم ۳۸
امۃ الودود شفیع ششم ۳۴
امۃ المتین کھوکھر چہارم ۳۱
شاہ جہاں ہفتم ۴۰
نور جہاں بیگم 〃 ۴۱

(باقی)

دعائے مغفرت

میری لڑکی محمودہ بیگم مورخہ [illegible] کو دو لڑکیاں ایک لڑکا چھوڑ کر اپنے مولا کریم سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون بچے خورد سالی میں نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(قریشی نور حسن سیکرٹری مال انجمن احمدیہ گوڈبلی مہرالدین ڈاکخانہ چھاؤنی سلہریاں ضلع سیالکوٹ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں تقریب

بقیہ صفحہ اول

الوداع کہا گیا۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عطاء الکریم صاحب نے کی بعد ازاں مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق ناظم تعلیم مجلس مقامی نے مبلغین کی خدمت میں مجلس کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد اور مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب کی جوابی تقریروں کے بعد صاحب صدر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے تبلیغ میں کامیابی کے لئے دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مبلغینِ کرام کو تبلیغی مساعی کے ساتھ دعاؤں پر خاص زور دینے کی تلقین کی بعد ازاں مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ صفحہ اول

کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سال تعلیم کا بجٹ پہلے سے زیادہ ہوگا۔ اور یہ بجٹ بدستور بڑھتا جائے گا۔ تاکہ ملک میں زیادہ سے زیادہ سکول اور کالج کھولے جائیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت ناخواندگی کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے کیونکہ تعلیم کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ وزیر تعلیم نے اس یقین کا اظہار کیا کہ آئندہ دس برس تک ملک کے تمام حصوں میں ابتدائی تعلیم عام ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نئے نظامِ تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ سوائے خاص خاص آسامیوں کے جن کے لئے اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہے پڑھے لکھے نوجوانوں کو ہر قسم کے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے قابل بنا دیا جائے آپ نے کہا کہ بچوں کو عہد حاضر کے تقاضوں کے مطابق تعلیم دی جائے گی۔ مسٹر اختر حسین نے کہا کہ فنی تعلیم کا وسیع انتظام کیا جائے گا اور آخر کار ہمارا ملک ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں شامل ہو جائے گا۔

انجام دیتے ہوئے گرمی کی شدت کے باعث ہلاک ہو گیا۔ نشاط ملز کا ایک مزدور کام سے واپس گھر جا رہا تھا کہ اچانک بیہوش ہو کر گر پڑا اور جاں بحق ہو گیا۔ طارق آباد کے قریب ایک نامعلوم

بھارت کی امداد کے لئے امریکی حکومت کی گرم جوشی

پاکستان کو ۵۵ کروڑ اور بھارت کو تین ارب ساڑھے بائیس کروڑ ڈالر

کراچی ۱۳ ؍ جون۔ امریکی رسالہ "ٹائم" نے دوسرے ملکوں کو ملنے والی امداد کے بارے میں اپنے تازہ شمارہ میں اعداد و شمار دئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ بھارت کو مدد دینے کے معاملے میں بڑی گرم جوشی کا اظہار کر رہا ہے۔

اس اخبار کے ایک خاص مضمون میں بتایا گیا ہے کہ بھارت نے اپنے پانچسالہ منصوبے کے پہلے دو برسوں کے لئے امریکہ سے ڈیڑھ ارب ڈالر امداد کا مطالبہ کیا تھا جس کے جواب میں امریکہ نے نہ صرف اپنی طرف سے ایک ارب ڈالر کی امداد مہیا کر دی بلکہ "ایڈ ٹو انڈیا کلب" (بھارت کو امداد دینے والے ملکوں کی تنظیم) کے رکن ملکوں کو ترغیب دی کہ وہ بھارت کے لئے دو ارب بائیس کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی امداد آئندہ دو برس میں مہیا کر دیں۔

یاد رہے کہ پاکستان نے اپنے ترقیاتی منصوبے کے پہلے دو سال کے لئے چورانوے کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی مدد کا مطالبہ کیا تھا لیکن پاکستان کو امداد دینے والے ملکوں کی طرف سے صرف تینتیس کروڑ ڈالر کی امداد دی گئی جو ۲۲ کروڑ کی سابقہ امداد کے علاوہ تھی جس کی منظوری اس سے پہلے دی ہوئی تھی۔ یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امداد دینے والے ملکوں کے ادارہ کے رکن کی حیثیت سے امریکہ بھارت کو تو ایک ارب ڈالر کی امداد فوراً دے دیتا ہے لیکن پاکستان کے لئے صرف پندرہ کروڑ ڈالر امداد گزشتہ بدھ کو منظور کی گئی۔

● لائلپور ۱۳ ؍ جون۔ لائلپور میں پانچ اور اشخاص لُو لگنے سے ہلاک ہو گئے اس طرح اس موسم میں لُو لگنے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد تیرہ ہو گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز کا ایک مزدور ڈیوٹی

عورت اور کھرڑیانوالہ اور ٹھٹہ یانوالہ پولیس سٹیشن کے قریب دو اشخاص گرمی کے باعث انتقال کر گئے۔ لائلپور میں ابھی تک شدید گرمی پڑ رہی ہے اور دن کے وقت سخت لُو اور گرمی کے باعث بازار سنسان رہتے ہیں!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴